بدولت یورپ کے ممتاز ترین استعمار پسند اور نوآبادیات خواہ ممالک اقتصادی اور معاشی بدحالی کا شکار بنے ہوئے ہیں اس لئے "نئی دنیا" کا برسر اقتدار سرمایہ دار گروہ انہیں اپنا آلۂ کار بنا رہا ہے اور اس طرح نہ صرف یہ ممالک ہی اپنے رہنما امریکہ کے لئے نوآبادیاں بنتے جا رہے ہیں بلکہ امریکہ کی یہ حکمت عملی امن عالم کے لئے بھی ایک مستقل خطرہ بن گئی ہے چنانچہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۱ء کو فرانس کے وزیر خارجہ رابرٹ شومین نے کونسل آف یورپ کی مجلس مشورہ میں "یوروپین آرمی" کی حیثیت کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ ـــــ یہ مشترک فوج یا اس کا کوئی حصہ کسی ملک کی حکومت کے احکام کی تعمیل نہیں کر سکتی یہ فوج برادری کی وفادار ہوگی اور برادری ہی کو اسے حکم دینے کا اختیار حاصل ہوگا اور اگر اس فوج کا کوئی حصہ کسی ملک کی حکومت کے احکام پر عمل درآمد کرے گا تو اس حصہ کی حیثیت قومی مفرور یا باغی سے زیادہ نہیں ہوگی ـــــ اور اس بیان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ "یوروپین آرمی" کی زمام اقتدار جنرل آئزن ہاور کے ہاتھوں میں ہوگی اور اس فوج کی تنظیم میں شریک ممالک کو بھی اس پر کوئی اختیار حاصل نہ ہوگا۔

آج دنیا سیاسی، معاشی اور اقتصادی اعتبار سے دو گروہوں میں تقسیم ہوگئی ہے اور ان دونوں گروہوں کے تعاون اور اشتراک عمل کے بغیر دنیا کو تیسری جنگ سے محفوظ رکھنا مشکل ہی نہیں بلکہ تقریباً ناممکن ہے۔ جنگ کو اسلحہ سازی اور اسلحہ بندی کے ذریعہ سے نہیں روکا جا سکتا بلکہ اسے برپا ہونے سے روکنے کا واحد ذریعہ دونوں گروہوں کا مخلصانہ تعاون اور تخفیف اسلحہ و افواج ہی ہے۔ اس لئے دنیا کے امن پسند عوام جرمنی کی جارحانہ فوجی قوت کے احیا نیز "یورپی فوج" کی تنظیم کو تیسری عالمگیر جنگ کی راہ پر ایک نیا قدم تصور کرتے ہیں اور ماضی قریب کی تاریخ ان کے اس خیال کی موید ہے۔

تاریخ اسلام پر ایک نظر

مؤلفہ مولانا محمد عبدالرحمٰن خاں صاحب — قیمت ۶ روپے مجلد ۸ روپے

ادبیات

غزل

(آلمؔ مظفر نگری)

نالۂ دل گداز کو ذوقِ فلک رسی نہ دے
جو کہ خودی فروش ہو غم کو وہ آگہی نہ دے

اس دلِ بے نیاز کا مرتبۂ سکوں نہ پوچھ
جس کو خیال زلف بھی دعوت برہمی نہ دے

بزم جمال میں بھی آ زلف ایاز سے بھی کھیل
وقت پہ لیکن ہاتھ سے شوکت غزنوی نہ دے

خانۂ دل میں روشنی غم کی تجلیوں سے کر
جلوۂ طور کو یہاں اذن دروں بھی نہ دے

داغِ جنوں سے مستیاں لے نہ اگر بہار گل
میکدۂ چمن میں وہ پھولوں کو سرخوشی نہ دے

مرے لئے جو صبح و شام باعث غم نہ بن سکے
زندگی دفا مجھے ایسی کوئی خوشی نہ دے

آئے نہ حشر تک کوئی بزم جہاں میں انقلاب
اذن تپش جو درد کو عشق کی بیکسی نہ دے

ساقی کہیں نہ فاش ہو رازِ درونِ میکدہ
میرے سوا کسی کو بھی دل کی لگی ہوئی نہ دے

جلوؤں کی معنویتیں اس کی نگاہ سے نہ پوچھ
جس کو تحیرِ نظر معرفتِ خودی نہ دے

حیرت جلوہ کو لئے بیٹھے ہوئے ہیں راہ میں
بانگ درا ہمیں ابھی دعوت رہبری نہ دے

وہ سر خود پسند ہے ننگ عبودیت آلمؔ
جس کو اجازت سجود در مجاز بھی نہ دے